کتب فقہ میں دیا جاتا ہے، ایک ہی ہوئے ہیں - ایسے معترض کو کہہ دینا چاہیئے کہ ع

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا است

بیشک ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تو ایک ہی ہوئے ہیں - مگر جناب کتب فقہ میں اگر آپ کسی ایک جگہ بھی یہ جملہ دکھا دیں کہ "قال ابوحنیفۃ بن نعمان بن ثابت" یا هذا عند ابی حنیفۃ نعمان بن ثابت " یعنی ہر جگہ ابوحنیفہ کے ساتھ "نعمان بن ثابت بھی مرقوم ہو تو ہم سے انعام لیجئے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ منیتہ اور قدوری سے لیکر ہدایہ اور درمختار تک تمام کتب کا ورق ورق چھان ڈالئے، مگر ایک جگہ بھی آپ کو ابوحنیفہ کے ساتھ نعمان بن ثابت کا لفظ نظر نہیں آئیگا۔ بلکہ ہر جگہ صرف "عن ابی حنیفۃ" "عند ابی حنیفۃ" "قال ابوحنیفۃ" یا "هذا قول ابی حنیفۃ" وغیرہ ہی نظر آئیگا۔ جس سے ہمارے دعوے کی اور بھی تصدیق و توثیق ہوتی ہے کہ صرف ابوحنیفہ لکھ کر اس سے ہر جگہ امام نعمان بن ثابت مراد لینا کہاں لکھا ہے؟ اور اس کا کیا ثبوت ہے کہ یہ تمام قول نعمان بن ثابت کے ہی ہیں اور کسی ابوحنیفہ کا ان میں تصرف نہیں۔ اور اُدھر برعکس اس کے ہم دوسرے ابوحنیفہ کا تصرف ثابت کرتے ہیں - اور علی الاعلان کہتے ہیں کہ ان میں سے بہت سے مسائل جو قرآن و حدیث کے صریح خلاف اور مذہب اہل سنت والجماعت کے مخالف ہیں، ہرگز ہرگز امام نعمان بن ثابت کے نہیں ہیں۔

امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ

بڑے پارسا، عابد، زاہد، متقی اور متورع تھے - خوفِ الٰہی آپ کے دل میں نہایت درجہ کا تھا - آپ کثرت سے جناب باری میں تضرع و زاری کرتے اور بہت کم بولتے تھے - آپ کے اخلاق بہت وسیع، عادات بہت پسندیدہ اور طبیعت نہایت سلیم تھی - ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۷۰ سال کی عمر میں ۱۵۰ھ میں وفات پائی۔

اگرچہ آپ عقیدۃً اور عملاً اہلحدیث تھے - اور حدیث نبوی پر پروانہ وار قربان اور اس کے احترام میں جان تک بھی دینے کو تیار تھے - مگر چونکہ فطرتاً آپ کا رجحان فقہ کی طرف ہوگیا اور اجتہاد کا مادہ غالب رہا - اس لئے انصافاً ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے کہ امام صاحب موصوف کو فنِ حدیث میں کچھ زیادہ کمال اور معاصرین پر فضل حاصل نہ تھا - ہمارے اس بیان کی تصدیق امام عبداللہ بن مبارک (جو بڑے فاضل اجل، ماہرِ فن اور حافظِ حدیث تھے) کے قول سے ہوتی ہے - جو قیام اللیل صفحہ ۱۲۳

یوں منقول ہے :

"کان ابو حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ یتیماً فی الحدیث"

"ابو حنیفہؒ علمِ حدیث میں یتیم تھے!"

بیشک آپ کا فہم بہت تیز اور ذہن بہت رسا تھا مگر یہ سب کچھ قیاس اور اجتہاد کیلئے تھا۔ چنانچہ امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری اپنی قابلِ قدر کتاب ذیل المذیل صفحہ ۱۰۳ میں امام شافعی سے ناقل ہیں :

"حدثنا خالد الخلال قال سمعت الشافعی یقول سئل مالک بن انس عن البتی فقال کان رجلا متقاربا وعن ابن شُبرُمۃ فقال کان رجلا متقاربا قیل فابو حنیفۃ قال لو جاء الی اساطینکم ھذہ وقایسک لجعلھا من خشب"

"امام مالک نے فرمایا، بتی اور ابن شبرمہ دونوں لائق اور قابلِ تعریف ہیں۔ رہے ابو حنیفہ (بیشک وہ بھی قابلِ تعریف اور ازحد لائق ہیں) مگر وہ اپنی رائے اور قیاس کے حدود سے اس قدر متجاوز ہو گئے ہیں کہ اگر لوہے کو لکڑی کہہ دیں تو ضرور ثابت کر دکھائیں گے!"

پس اب امام مالکؒ کے قول ہی سے اندازہ لگا لیجئے کہ آپ فقہ اور اجتہاد و قیاس میں کس قدر لائق تھے کہ دوسرے معاصرین اس فن میں آپ کی نظیر دیا کرتے تھے۔ مگر فن فن کی بات ہے "وعلیٰ کل ذی علم علیم" کسی فن میں کوئی لائق ہے تو کسی میں کوئی!

ہم یہ کہنے سے بھی نہیں چوک سکتے کہ امام صاحب موصوف جہاں فقہ و قیاس میں سب سے آگے آگے تھے، وہاں فہم قرآن و حدیث میں سب سے پیچھے پیچھے تھے۔ اور یہ کوئی عجب اور اچنبھے کی بات نہیں۔ ہم یہاں سکولوں میں روزمرہ دیکھتے ہیں کہ کوئی طالب علم حساب میں لائق ہوتا ہے مگر زباندانی اور پڑھنے میں کمزور، کسی کو تاریخ تو بہت آتی ہے مگر حساب کا مذاق ہی نہیں ہوتا۔ کوئی جیومیٹری میں تو لائق ہے مگر جغرافیہ میں نادار۔ کوئی پڑھنے میں مشتاق ہے مگر لکھنے میں نالائق۔ یہ اپنے ذہن کی بات ہے۔ کسی کا میلان کسی طرف زیادہ ہوتا ہے کسی کا کسی طرف۔ کوئی کسی فن میں لائق ہو جاتا ہے کوئی کسی میں۔ تمام علوم و فنون کا ماہر کامل نہ کوئی ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ بس اس بات کو ذہن نشین رکھتے ہوئے امام ابو حنیفہؒ کے متعلق ان کے شاگرد امام محمد بن حسن کا علیفہ

بیان سنئے، تاریخ ابن خلکان میں امام شافعیؒ سے منقول ہے:

"قال الشافعی قال لی محمد بن حسن ایهما اعلم صاحبنا ام صاحبکم یعنی ابا حنیفة ومالکا قال قلت علی الانصاف قال نعم قلت ناشدتک الله من اعلم بالسنة صاحبنا ام صاحبکم قال اللّٰهم صاحبکم قال قلت ناشدتک الله من اعلم باقاویل اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم المتقدمین صاحبنا ام صاحبکم قال الشافعیؒ فلم یبق الا القیاس والقیاس لا یکون الا علی هذه الاشیاء فعلی ای شیئ تقیس!"

"ابوحنیفہؒ کے شاگرد محمد بن حسن نے مجھ سے دریافت کیا کہ "امام ابوحنیفہؒ زیادہ عالم تھے یا امام مالکؒ؟" میں نے کہا "انصافاً پوچھتے ہو؟" کہا "ہاں"! میں نے کہا کہ "اچھا میں تمہی کو قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ ان دونوں میں سے قرآنی علوم میں کون قابل تھا؟" محمد بن حسن نے جواب دیا "قرآنی علوم میں تو بیشک امام مالکؒ ہی قابل تھے" میں نے کہا "اچھا حلفیہ بتاؤ کہ حدیث دان کون تھا؟" محمد بن حسن نے جواب دیا کہ "حدیث کے علم میں بھی امام مالکؒ ہی قابل تھے"! کہا، "اچھا فتاوی صحابہؓ پر زیادہ تر کس کو عبور حاصل تھا؟" محمد بن حسن نے جواب دیا کہ "بیشک اقاویل صحابہؓ پر بھی امام مالکؒ ہی زیادہ تر محیط تھے"! میں نے کہا کہ "اب باقی رہا کیا؟ صرف رائے اور قیاس؟ جس پر تم لوگوں کو بہت بڑا فخر اور ناز ہے، سو وہ قرآن و حدیث اور اقاویل صحابہؓ پر موقوف ہے، (جب تمہارا حلفیہ اقرار ہے کہ امام مالکؒ کے مقابلہ میں امام ابوحنیفہؒ ان علوم سے واقف نہیں) تو پھر قیاس کس پر؟"

اس گفتگو کو یاقوت حموی نے بھی "معجم الادبار" میں ذکر کیا ہے۔ نیز قیاس ہر وقت اور ہر جگہ صحیح نہیں ہوا کرتا۔ خود امام ابوحنیفہؒ کا قیاس بھی کئی بار درست نہ نکلا۔ ایک دن آپ کچھ کہتے، دوسرے دن رائے بدل جاتی۔ اور ہر محقق کے نزدیک ایسا ہوا کرتا ہے کہ جب تحقیق ہوگئی تو پہلی رائے بدل دی۔ غالباً ایسے ہی مواقع پیش آجانے کی بنا پر "منخول" میں امام غزالیؒ نے یوں لکھا ہے:

"اما ابوحنیفة فلم یکن مجتهدا لانه لا یعرف اللغة وعلیه یدل قوله ولو رماه بابو قبیس وکان لا یعرف الاحادیث ولهذا اغری بقبول الاحادیث الضعیفة ورد الصحیح منها ولم یکن فقیه النفس بل کان یتقاپس لا فی محله علی مناقضة ماخذ الاصول - انتهی!"

والسنة صاحبنا ام صاحبکم؟ قال اللهم صاحبکم. قال قلت ناشدتک الله من اعلم

کہ "لبا اوقات آپ کا اجتہاد بھی غلط ہو جاتا تھا کیونکہ آپ لغت کے ماہر نہ تھے۔ اور قیاس بھی راس نہ آتا کیونکہ احادیث ضعیفہ پر ہی اعتماد کر لیتے۔ اور یہ امام ابو حنیفہ؟ پر ہی کیا موقوف ہے، ہر شخص سے غلطی کا سرزد ہونا (خواہ وہ کتنا بڑا عالم فاضل، متقی پرہیزگار، مجتہد، فقیہہ کیوں نہ ہو) ممکن ہے!

سوائے انبیائے کرام کے کوئی شخص ایسا نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے کہ جس سے کبھی کوئی غلطی نہ ہوئی ہو۔ دور کیوں جائیے، امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت پر ہی غور فرمائیے کہ اس چھوٹے سے مسئلہ میں آپ قیاس نہ کر سکے۔ اور طبیعت رک گئی مگر آپ کی بیٹی نے فوراً اس مسئلہ کو حل کر دیا۔

وجہ تسمیہ ابو حنیفہ:

کیا آپ نے کبھی امام صاحبؒ کی اس کنیت کی وجہ تسمیہ پر بھی غور کیا ہے؟ حضرت علیؓ کی کنیت ابوتراب پر تو آپ نے کہہ دیا کہ وہ چھوٹی عمر میں چونکہ ایک بار مٹی پر لیٹے ہوئے تھے، اس لئے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیار سے آکر کہا، "اٹھ رے ابوتراب" تو اس وقت سے آپؓ کی کنیت ابوتراب ہو گئی۔ حضرت ابوہریرہؓ کے متعلق بھی آپ کو علم ہوگا کہ چونکہ بلی رکھا کرتے تھے اس لئے ان کو ابوہریرۃ کہا گیا۔ علیٰ ہذا کسی نے اپنی حقیقی اولاد کی طرف نسبت کر کے کنیت رکھ لی تو کسی نے فرضی اور کسی نے خاص صفت کی بنا پر یا خاص وصف ہونے پر یا کسی چیز سے انس کی وجہ سے اپنے آپ کو اس کے نام سے مشہور کر لیا۔ مگر آئیے، آج ذرا امام صاحب کی اس کنیت پر بھی غور کریں کہ آپ کو ابو حنیفہ کیوں کہتے ہیں؟ —— عراق میں حنیفہ کے معنی دوات لیتے ہیں اس لئے بعض کا خیال ہے کہ آپ چونکہ قلم دوات ہر وقت پاس رکھتے تھے، اس لئے آپ کو حنیفہ (دوات) کی طرف منسوب کر دیا گیا۔

مگر بعض کا خیال ہے اور یہ ایک حد تک صحیح بھی معلوم ہوتا ہے کہ جیسا کہ کتاب "زمرج الایمان فی مناقب ابی حنیفہ نعمان"[1] میں لکھا ہے کہ ایک بار کچھ عورتیں مل کر امام صاحب سے ایک مسئلہ دریافت کرنے آئیں کہ حضرت، فرمائیے "تو سہی"، اس کی کیا وجہ ہے کہ شریعت نے مرد کو تو دو دو تین تین اور چار چار عورتوں تک سے نکاح کر لینے کی اجازت دے دی ہے مگر عورت کو صرف ایک شوہر کا حکم ملا ہے؟ امام صاحب یہ سوال سن کر کچھ متردد سے ہو گئے اور اس وقت کچھ جواب نہ دے سکے۔ آخر فرمایا کہ کل آنا، بتا دوں گا۔ اسی اثناء میں آپ گھر تشریف لائے، تو بیٹی نے جس کا نام حنیفہ تھا،

---

[1] یہ واقعہ کتاب انوار الاتقیا جلد ۱ صفحہ ۲۳۶ پر بھی بالتفصیل موجود ہے۔

چہرہ کی افسردگی اور پریشانی دیکھ کر دریافت کیا تو آپ نے ساری حقیقت کہہ سنائی۔ وہ لڑکی فوراً بولی کہ اباجان آپ پریشان نہ ہوں، کل وہ عورتیں جب آئیں تو میرے پاس بھیج دیں، میں ان کا یہ سوال حل کر دوں گی۔ مگر اتنی شرط ہے کہ پھر آپ میرا نام بھی اپنے نام کے ساتھ شامل کریں۔ یعنی اپنی کنیت ابوحنیفہ رکھ لیں۔ جب آپ نے منظور کر لیا تو دوسرے دن ان عورتوں کے آنے پر صاحبزادی نے مسئلہ یوں حل کیا۔ ان سے کہا کہ تم سب ایک پیالی میں اپنا اپنا تھوڑا سا دودھ نچوڑ دو۔ جب سب نے ایسا کیا تو پھر ان سب کے ایک پیالے میں جمع کر دیا اور کہا کہ اچھا اب اپنا اپنا دودھ الگ کر لو۔ ان عورتوں نے کہا کہ اب ہم کیونکر اپنا اپنا دودھ الگ کر سکتی ہیں جب کہ وہ سب مل چکے ہیں۔ صاحبزادی نے کہا کہ بس آپ کا مسئلہ حل ہو گیا اور شریعت کے اس حکم کی فلاسفی بھی یہی ہے کہ جب ایک عورت کو چند شوہر کرنے کے بعد اولاد ہو گی تو وہ کیسے بتا سکے گی کہ یہ اولاد کس کی ہے؟ یہ جواب پا کر ان کی تسلی ہو گئی اور وہ چلی گئیں۔ ادھر امام صاحب نے بیٹی کی اس ثقاہت کی داد دی اور اپنی کنیت ابوحنیفہ مشہور کر دی۔

اب ہم اس جگہ تھوڑی سی دیر کیلئے آپ کی توجہ اس امر کی طرف منعطف کرانا چاہتے ہیں، کہ دیکھئے، امام صاحب کس قدر صاف گو اور حق شنو تھے کہ اس چھوٹے سے مسئلہ کیلئے فوراً قیاس پر نہ اتر آئے۔ بلکہ پہلے قرآن و حدیث سے نص صریح کی تلاش میں رہے۔ جب فوراً نہ ملی تو مسئلہ کو دوسرے دن پر ڈال دیا کہ شاید کل تک ہی کوئی نص صحیح مل جائے۔ مگر آج امام صاحبؒ کے نام لیوا قرآن و حدیث کے نام سے بدکتے ہیں چہ جائیکہ وہ قیاس و اجتہاد کے سامنے آیات و احادیث کو تلاش کریں۔

اس پر طرہ یہ کہ ہم ہی کو، جو امام صاحب کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں، الٹا کوسا جاتا ہے اور الزام دیا جاتا ہے کہ یہ امام صاحب کے دشمن ہیں۔ ان کو خاص ان سے چڑ ہے۔ نعوذ باللہ عن ذالک واللہ علیٰ ما نقول شہید۔ ہم سچ کہتے ہیں علی الاعلان کہتے ہیں اور ساری جماعت اہلحدیث کی طرف سے کہتے ہیں کہ واللہ باللہ، ہمیں امام صاحبؒ سے نہ کوئی ذاتی بغض ہے نہ حسد نہ کینہ بلکہ ہم ان کو پارسا، متقی، پرہیزگار، آفتاب شریعت، ماہتاب طریقت اور کاشف علوم و دقائق جانتے ہیں۔ وہ ایک پکے سچے اہلحدیث (اہلسنت والجماعت) میں سے تھے۔ ان کا کوئی قصور کوئی خطا اور کوئی گناہ نہ تھا بلکہ سارا وبال ان کے نام لیواؤں اور بدنام کنندوں کے سر پر ہے جنہوں نے بلا تحقیق ہر رطب و یابس کو اس اللہ کے بندے کے سر تھوپ دیا۔ اور دوسرے ابوحنیفوں کے بھی تمام گھڑے پڑے مسائل اور غلط اقوال کو انہی کی طرف منسوب کر کے فقہ حنیفہ کی کتب کے طومار لگا دیئے اور ان کو انہی کے نام پر مشہور کر دیا۔ حالانکہ یہ بات محقق ہو چکی ہے کہ امام صاحب مرحوم کی ایک

کتاب بھی تصنیف شدہ نہیں ہے ۔ مولانا شبلی نعمانی حنفی اپنی مشہور کتاب سیرۃ النعمان میں اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ فقہ اکبر بھی جو آپ کے نام سے مشہور ہے، آپکی نہیں ہے ۔ بلکہ کوئی کتاب بھی آپ نے نہیں لکھی ۔

اسی کتاب کے صفحہ ۲۰۴ پر لکھا ہے کہ :

"یہ فقہ اگرچہ عام طور سے حنفی کہلاتی ہے لیکن علماء حنفیہ نے اس پر بہت کچھ اضافہ کر دیا ۔"

مولانا شاہ ولی اللہ دہلویؒ رحمۃ اللہ " میں لکھتے ہیں :

"میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ ان بڑی بڑی شرحوں اور موٹے موٹے فتاووں میں جو کچھ مذکور ہے، وہ سب امام ابوحنیفہ اور صاحبین کا قول ہے ۔ حالانکہ یہ خاص فرمودہ امام صاحب کا نہیں !"

علامہ شعرانی فرماتے ہیں کہ :

"ان تمام مسائل کو جو فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں، امام صاحب کا مذہب خیال کرنا سخت نادانی ہے ۔ اور اس غلطی میں بہت سے لوگ پڑ جاتے ہیں !"

(ارشاد ص ۱۴۲)

الغرض امام صاحب موصوف بڑے دیانتدار اور ایک خدارسیدہ بزرگ تھے، ہم ان موجودہ کتب فقہ سے کبیدہ خاطر ہو کر ان پر کوئی اتہام نہیں لگا سکتے ؎

بو حنیفہ تھے امام باصفا
ہے انہوں نے بے تامل کہہ دیا
قول پہ میرے نہیں فتویٰ روا
ہو نہ جب تک اصل کے اس کا پتا

(جاری ہے)

- خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں ۔
- مضامین کاغذ کے ایک طرف، داہنی طرف حاشیہ چھوڑ کر تحریر فرمائیں ۔
- آرڈر کے بعد وی پی وصول کرنا آپ کا اخلاقی فریضہ ہے ۔ (ادارہ)